بنات اسلام کا حقیقی زیور

ایک لڑکی نے یہ پوچھا اپنی اماں جان سے ‌ ‌ ‌ آپ زیور کی کریں تعریف مجھ انجان سے
کون سے زیور ہیں اچھے یہ بتا دیجئے مجھے ‌ ‌ ‌ اور جو بدزیب ہیں وہ بھی بتا دیجئے مجھے
تا کہ اچھے اور برے میں مجھ کو بھی ہو امتیاز ‌ ‌ ‌ اور مجھ پر آپ کی برکت سے کھل جائے یہ راز
یوں کہا ماں نے محبت سے کہ اے بیٹی مری! ‌ ‌ ‌ گوشِ دل سے بات سن لو زیوروں کی تم ذری
سیم و زر کے زیوروں کو لوگ کہتے ہیں بھلا، ‌ ‌ ‌ پر نہ میری جان ہونا تم کبھی ان پر فدا
سونے چاندی کی چمک بس دیکھنے کی بات ہے ‌ ‌ ‌ چار دن کی چاندنی اور پھر اندھیری رات ہے
تم کو لازم ہے کرو مرغوب ایسے زیورات ‌ ‌ ‌ دین و دنیا کی بھلائی جس سے اے جاں آئے ہاتھ
سر پہ جھومر عقل کا رکھنا تم اے بیٹی مدام! ‌ ‌ ‌ چلتے ہیں جس کے ذریعہ سے ہی سب انساں کے کام
بالیاں ہوں کان میں اے جانِ گوش ہوش کی ‌ ‌ ‌ اور نصیحت لاکھ تیرے جھومکوں میں ہو بھری
اور آویزے نصائح ہوں کہ دل آویز ہوں، ‌ ‌ ‌ گر کرے ان پر عمل تیرے نصیبے تیز ہوں
کان کے پتے دیا کرتے ہیں کانوں کو عذاب ‌ ‌ ‌ کان میں رکھو نصیحت دیں جو اوراقِ کتاب
اور زیور گر گلے کے کچھ تجھے درکار ہوں، ‌ ‌ ‌ نیکیاں پیاری مری تیرے گلے کا ہار ہوں
قوتِ بازو کا حاصل تجھ کو بازو بند ہو ‌ ‌ ‌ کامیابی سے سدا تو خرم اور خورسند ہو
ہیں جو سب بازو کے زیور سب کے سب بیکار ہیں ‌ ‌ ‌ ہمتیں بازو کی اے بیٹی تری درکار ہیں
ہاتھ کے زیور سے پیاری دستکاری خوب ہے ‌ ‌ ‌ دستکاری وہ ہنر ہے سب کو جو مرغوب ہے
کیا کرو گی اے مری جاں زیورِ خلخال کو ‌ ‌ ‌ پھینک دینا چاہیئے بیٹی بس اس جنجال کو
سب سے اچھا زیور پاؤں کا زیور، یہ ہے نور بصر ‌ ‌ ‌ تم رہو ثابت قدم ہر وقت راہِ نیک پر

سیم و زر کا پاؤں میں زیور نہ ہو تو ڈر نہیں!
راستی سے پاؤں پھسلے گر نہ میری جاں کہیں

(بہ شکریہ صدیقی ٹرسٹ، کراچی)